السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گھوڑے کی حلت و حرمت کے متعلق قرآن وحدیث کا کیا فیصلہ ہے دلائل سے بیان کریں (محمد عاشق---قصور)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ گھوڑا حلال ہے اور متعدد روایات میں اس کی حلت منقول ہے حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں گھوڑا ذبح کیا اور اس کا گوشت کھایا۔ (صحیح بخاری: الذبائح 5519)

ایک روایت میں ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت نے اس کا گوشت کھایا۔ (دار قطنی: ج4 ص290)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خیبر کے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا اور گھوڑے کے گوشت کو کھانے کی اجازت دی۔ (صحیح بخاری: لذبائح 5520)

بعض روایات میں ہے کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑے کا گوشت کھایا (صحیح مسلم: الصید 5022)

ائمہ کرام میں سے صرف امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے اس کی حرمت منقول ہے البتہ امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد سے اختلاف کرتے ہوئے اس کی حلت کا فتویٰ دیا ہے۔ (کنز الدقائق: ص229 مترجم فارسی)

محدث ثناء اللہ رحمۃ اللہ علیہ پانی پتی حنفی لکھتے ہیں: "کہ گھوڑا حلال ہے (مالا بد منہ: ص110)

مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: کہ گھوڑوں کا کھانا جائز ہے بہتر نہیں ہے۔ (بہشتی زیور: ج3 ص56)

کتب فقہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی وفات سے تین دن پہلے گھوڑے کی حرمت سے رجوع کر لیا تھا (درمختار) مختصر یہ ہے کہ گھوڑا حلال ہے اگر طبیعت نہ چاہے تو اس کا کھانا ضروری نہیں لیکن حلال کہنے والوں پر طعن و تشنیع درست نہیں ہے امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے صاف اعلان کیا ہے کہ ہم گھوڑے کے گوشت کے متعلق کوئی حرج محسوس نہیں کرتے۔ (کتاب الآثار: ص180)

اس بنا پر احناف کو اس مسئلہ کے متعلق سختی نہیں کرنی چاہیے۔ (واللہ اعلم

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:434